احساس

شہناز آرزو

آزاد چوک، چوپڑا، ضلع جلگاؤں

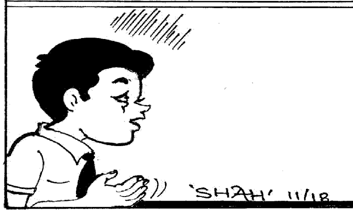

''امّی میرے جوتے کہاں ہیں؟'' احد آج صبح سے ہی اسکول کے لیے بہت جلدی میں تھا۔ ''بیٹا وہیں دروازے کے پاس ہی تو رکھے ہیں اچھے سے دیکھو۔ آج صبح سے بہت جلدی میں ہو کیا بات ہے؟'' امّی کے پوچھنے پر احمد نے بتایا کہ اس کے اسکول میں آج یوم اساتذہ کا پروگرام ہے۔ بڑی کلاس کے بچوں کو آج ٹیچر بنایا گیا ہے جو کہ چھوٹی کلاس کے بچوں کو پڑھائیں گے۔ یہ کہتے کہتے ہی وہ گھر سے نکل گیا۔

احد ساتویں جماعت کا طالب علم تھا۔ پڑھائی میں تو ٹھیک تھا، مگر تھا بہت شرارتی! اسے جماعت میں خاموشی ذرا بھی پسند نہ تھی۔ جو بھی ٹیچر پیریڈ لینے آتے انھیں پریشان کرتا۔ اپنے ساتھیوں کی کتابیں چھین لیتا، کبھی انھیں لطیفے سنا کر ہنساتا تو کبھی جھگڑے کرتا۔ پیریڈ کے دوران یہ سب کرنے پر اساتذہ اسے بہت سمجھاتے، ڈانٹتے اور سزا بھی دیتے، مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوتا۔ اسے جماعت میں نظم وضبط اچھا نہیں لگتا تھا۔ آج وہ بھی ایک ٹیچر کا رول ادا کرنے والا ہے۔ یہ اس کا خود کا فیصلہ تھا کیونکہ وہ اس کام کو بہت آسان سمجھتا تھا۔

احد جب اسکول پہنچا تو کچھ طالب علم اور اساتذہ پہلے سے اسکول کے میدان میں جمع تھے۔ حمد اور راشٹریہ گیت کے بعد سبھی کو کلاس میں لیا گیا۔ احمد کا تیسری کلاس میں پیریڈ ہے۔ وہ جیسے ہی پیریڈ لینے کے لیے تیسری جماعت میں داخل ہوا دیکھا کہ سبھی بچے شور مچا رہے ہیں۔ کچھ زور زور سے باتیں کر رہے ہیں، کوئی کھیل رہا ہے، تو کوئی جھگڑا کر رہا ہے۔ وہ سب کو چپ کرانے میں لگ گیا۔ بینچ پر ڈنڈا مارا، زور سے چلایا مگر کوئی سننے کو تیار نہیں تھا۔ سب شور وغل مچانے میں مشغول رہے۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے، کیسے پیریڈ لے۔ اتنے شور میں پڑھانا بہت مشکل لگ رہا تھا۔ اسی طرح جماعت میں نظم وضبط قائم کرتے کرتے اس کے پیریڈ کا وقت ختم ہو گیا۔

وہ بہت اُداس ہو گیا۔ سب کے پیریڈ ختم ہونے تک وہ سوچتا رہا کہ میں بھی تو اپنے استادوں کو کتنا ستاتا ہوں۔ یہ بھی تو بچے ہیں میں تو اتنا بڑا ہو کر بھی کتنا نافرمان ہوں۔ میری شرارتوں کے آگے تو یہ بچے کچھ بھی نہیں! ان سب کے باوجود وہ مجھے اتنی محنت سے پڑھاتے ہیں۔ اسے اپنی غلطیوں کا احساس ہو رہا تھا اور وہ بہت شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔

آخری پیریڈ کے بعد جب تقاریر کا پروگرام شروع ہوا تو سب سے پہلے ہیڈ ماسٹر صاحب سامنے آئے اور یوم اساتذہ سے متعلق معلومات دیں۔ پھر جو طالب علم استاد بنے تھے ان سے مخاطب ہوکر کہا کہ وہ اپنے خیالات اور آج کا تجربہ بیان کریں۔ سب استاد اور طالب علم حیرت زدہ رہ گئے جب سب سے پہلے احمد اپنی جگہ سے اُٹھا۔ اسٹیج پر آتے ہی اس نے سب سے پہلے تمام اساتذۂ اکرام سے معافی مانگی۔ وہ اپنی غلطی پر بہت نادم تھا۔ اس نے کہا "میں نے آج تک آپ کو ستایا ہے۔ پیریڈ کے دوران پریشان کرتا رہا، مگر اس سب کے باوجود آپ ہمیں اتنی محنت سے پڑھاتے ہیں۔ آج جب میں تیسری جماعت میں پیریڈ لینے گیا تب مجھے احساس ہوا کہ آج مجھے پیریڈ لینے میں جتنی دشواری ہوئی اس سے کہیں زیادہ مشکلات کا سامنا آپ کو کرنا پڑتا ہوگا۔ میں اپنی تمام غلطیوں کے لیے آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ آئندہ میں جماعت میں نظم وضبط قائم رکھنے کی پوری کوشش کروں گا۔" اتنا کہہ کر وہ اسٹیج سے اُتر گیا۔ اس بیچ اسے تالیوں کی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا وہی اساتذہ کھڑے ہوکر تالی بجارہے تھے جنھیں ابھی تک وہ پریشان کرتا تھا۔

○○

جوابات "معلومات کی کسوٹی"

١۔ سری لنکا
٢۔ جارڈن
٣۔ سیریا (شام)
٤۔ لبنان
٥۔ اسرائیل
٦۔ سعودی عرب
٧۔ فلسطین
٨۔ عراق
٩۔ یمن
١٠۔ سعودی عرب
١١۔ حضرت وہبؓ
١٢۔ ولیم شیکسپیئر
١٣۔ چیل
١٤۔ EYE, MADAM, LEVAL, CIVIC
١٥۔ بیروت کو
١٦۔ ٣ دن تک
١٧۔ ١٢ ہزار (٧ ہزار فارسی، ٥ ہزار اردو)
١٨۔ امریکہ شہر چلّی کی
١٩۔ طوطا
٢٠۔ ١٢ اکتوبر کو
٢١۔ مغرب کی
٢٢۔ پاکستان کا
٢٣۔ آسام
٢٤۔ ٢٩ ریاستیں
٢٥۔ گرین لینڈ
٢٦۔ انگلستان
٢٧۔ برّ اعظم افریقہ
٢٨۔ باز
٢٩۔ پن

جوابات ادبی دماغی ورزش

سلسلہ (٥٩)

١۔ سر
٢۔ راہ
٣۔ شے
٤۔ سمجھانے
٥۔ دشمنی
٦۔ عمر
٧۔ شرط
٨۔ یہاں
٩۔ کچھ
١٠۔ دھوکا